ABSAAR Monthly Malegaon
Post L.No.MGN/208/2017-2019 RNI NO.MAHURD/2016/69826
حق و صداقت کا روشن اشاریہ
ماہنامہ ابصار مالیگاؤں
مدیر: حافظ جلال الدین القاسمی

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ (سنن ابو داؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 949)

حضرت عبداللہ بن عمرو (رض) بن العاص کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ارد گرد تھے جب آپ نے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تم لوگوں کو دیکھو کہ اپنے عہدوں کو توڑ رہے ہیں اور اپنی امانتداری کو چھوڑ دیں اور وہ ایسے ہو جائیں (اختلاف کرتے ہوئے) آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ملا دیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے عرض کیا کہ اللہ مجھے آپ پر فدا کر دے میں اس وقت کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنے گھر کو لازم پکڑو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھ۔ جو بات (شرعی اعتبار سے) اچھی ہو اسے لے لو اور جسے غلط سمجھو اسے چھوڑ دو۔ اور تم پر خاص اپنے نفس کی اصلاح ضروری ہے اور عوام کے معاملات کو چھوڑ دو۔

Vol No.2 Issue No.16 November 2017 Pages:8 Price:Rs.5.00
جلد نمبر:۲ شمارہ نمبر:۱۶ صفر المظفر ۱۴۳۹ھ نومبر ۲۰۱۷ صفحات:۸ قیمت:۵ روپیہ

گھوڑا (خیل) اور قرآن

حافظ جلال الدین القاسمی

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا (۱) فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا (۲) فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا (۳) فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا (۴) فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا (۵) إِنَّ الإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ (۶) وَإِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ (۷) وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ (۸) أَفَلاَ يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ (۹) وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ (۱۰) إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيرٌ (۱۱)

ترجمہ: قسم ہے ان (گھوڑوں) کی جو دوڑتے ہیں ہانپتے ہوئے (۱) پھر وہ چنگاریاں جھاڑتے ہیں ٹاپ مار کر (۲) پھر وہ شب خون مارتے ہیں صبح کے وقت (۳) پھر وہ اُڑاتے ہیں اس موقع پر گرد و غبار (۴) پھر وہ اس کے ساتھ کسی لشکر کے بیچ میں گھس جاتے ہیں (۵) یقیناً انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے (۶) اور بے شک وہ اس بات پر گواہ ہے (۷) اور بے شک وہ مال کی محبت میں یقینا بہت سخت ہے (۸) کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں (۹) اور ظاہر کر دیا جائے گا جو کچھ سینوں میں ہے (۱۰) بلاشبہ ان کا رب اس دن کی (ساری) حالت سے خوب (طرح) خبردار ہے۔ (۱۱)

گھوڑے کو عربی میں خَیل کہتے ہیں یہ اسم جمع ہے۔ اس کا لفظی واحد نہیں آتا۔ اس کو خیل اس وجہ سے کہا جاتا ہے **لانہ یختال فی مشیتہ** وہ اپنی چال میں اتراتا ہے۔ گھوڑے کو فرس بھی کہا جاتا ہے۔ **لانہ یفترس مسافات الجوافتراس الاسد** کیونکہ وہ فضا کی مسافتوں کو شیر کی طرح پھاڑ دیتا ہے۔ گھوڑا ایک پستانیہ جانور ہے جو چار پیروں پر چلتا ہے اس کی ناک لمبی اور شکل مستطیل ہوتی ہے۔ اپنے خصائل کی بنا پر گھوڑا تمام جانوروں کے مقابلے میں انسان سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ گھوڑے کی طبیعت میں غرور و تکبر ہے۔ یہ اپنی ذات میں مگن رہتا ہے۔ یہ اپنے مالک سے بہت محبت کرتا ہے۔ اس کے انتہائی مکرم ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ کسی دوسرے جانور کا باقی ماندہ چارہ یا خوراک نہیں کھاتا۔ یہ خطرے کو بھانپ لینے کی عجیب تیز صلاحیت رکھتا ہے۔ گھوڑی کو گھوڑے کے مقابلے میں بہت زیادہ شہوت ہوتی ہے۔ جاحظ نے لکھا ہے کہ گھوڑی حائضہ ہوتی ہے۔ لیکن حیض بڑی قلیل مقدار میں ہوتا ہے۔ گھوڑے کی شہوت چالیس سے نوّے سال تک برقرار رہتی ہے۔ گھوڑا انسانوں کی طرح خواب دیکھتا ہے اس کی ایک خاص عادت یہ بھی ہے کہ وہ گدلا پانی پیتا ہے اور جب کہیں صاف پانی ملتا ہے تو اس کو گدلا کر دیتا ہے۔

دینوری کی کتاب المجالسۃ کی دسویں جلد میں اسمٰعیل ابن یونس سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ریاشی سے انھوں نے ابوعبیدہ اور ابوزید سے سنا کہ گھوڑے کی تلّی، اونٹ کے پتّا، شترمرغ کے گودا نہیں ہوتا اور پانی کے پرندوں اور دریا کے سانپوں کے دماغ اور زبان نہیں ہوتے اور اسی طرح مچھلی کے پھیپھڑے نہیں ہوتے۔ عربوں کے یہاں گھوڑے نہ صرف سواری اور کھیل کے میدان میں استعمال ہوتے تھے بلکہ اہم ترین جنگی سامان ہوتے تھے۔

ڈیون گھوڑوں کی نفسیات کا ایک ادارہ ہے جس کے سربراہ ڈاکٹر Marthe kiley نے پانچ سالہ ریسرچ کے بعد بتایا کہ گھوڑے اتنی استعداد رکھتے ہیں کہ وہ تین سو الفاظ تک یاد رکھ سکتے ہیں۔ گھوڑوں کی ارتقاء کا عمل ساڑھے چار کروڑ سے ساڑھے پانچ کروڑ سال کے دوران ہوا ہے۔ لگ بھگ 4000 قبل مسیح میں انسانوں نے پہلی بار گھوڑے کو پالتو بنایا تھا۔ 3000 ق م سے گھوڑوں کو عام طور پر پالا جا رہا ہے۔ اس وقت تقریباً تمام گھوڑے ہی پالتو ہیں لیکن جنگلی گھوڑوں کی ایک نسل اور پالتو گھوڑوں کو دوبارہ آزاد کرنے سے پیدا ہونے والی نسلیں پالتو نہیں۔ انگریزی زبان میں گھوڑوں کے خاندان کے لئے الگ سے اصطلاحات بنائی گئی ہیں جو ان کے دوران حیات، جسامت، رنگت، نسل، کام اور رویے کو ظاہر کرتی ہیں۔ گھوڑوں کی جسمانی ساخت اسے حملہ آوروں سے بچ کر بھاگنے کے قابل بناتی ہے۔ گھوڑوں میں توازن کی حس بہت ترقی یافتہ ہے۔ گھوڑے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دونوں ہی انداز سے سو سکتے ہیں۔ ان کی نیند صرف ایک یا دو گھنٹوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ تر وہ پورا دن صرف پندرہ منٹ ہی سو پاتے ہیں۔ گھوڑی کا زمانۂ حمل گیارہ ماہ طویل ہوتا ہے۔ گھوڑے کا بچہ پیدا ہونے کے کچھ ہی دیر بعد کھڑا ہونے اور بھاگنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ پانچ سال کا گھوڑا پوری طرح جوان ہوتا ہے اور گھوڑوں کی اوسطاً عمر پچیس سے تیس سال تک ہوتی ہے۔ عام سواری کے ہلکے گھوڑے کا قد چودہ سے سولہ ہاتھ اور وزن ۳۸۰ سے ۵۵۰ کلوگرام ہوتا ہے۔ گھوڑے کے جسم میں عموماً ۲۰۵ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ انسان اور گھوڑے کے ڈھانچے میں ہنسلی کی ہڈی کا فرق ہوتا ہے۔ گھوڑوں میں یہ ہڈی نہیں ہوتی اور اگلی ٹانگیں براہ راست ریڑھ کی ہڈی سے جُڑی ہوتی ہیں۔ ایک بالغ گھوڑے میں ۱۲ / اگلے دانت ہوتے ہیں جو گھاس کو کترنے کا کام کرتے ہیں۔ پچھلے ۲۴ دانت کتری گئی گھاس کو چبانے کا کام کرتے ہیں۔ جوان گھوڑے کے کل ۴۰ دانت جبکہ گھوڑی کے ۳۶ دانت ہوتے ہیں۔ انسان کے برعکس گھوڑوں کا معدہ بہت چھوٹا لیکن آنتیں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ ۵۰۰ کلو وزن کا ایک گھوڑا عموماً ۷ سے ۱۱ کلوگرام تک خوراک اور ۳۸ سے ۴۵ لیٹر تک پانی پی لیتا ہے۔ گھوڑے جگالی نہیں کرتے اور نہ ہی اُلٹی کر سکتے ہیں۔ نہ وہ اپنے منہ سے سانس لے سکتے ہیں۔ گھوڑے کی سب سے زیادہ تیز رفتار ۸۸ کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ گھوڑے کا خون منشیات کی ادویہ بنانے کے کام بھی آتا ہے۔ گھوڑے کی حِس عموماً انسان سے بہت زیادہ تیز ہوتی ہے۔ گھوڑے کی آنکھیں کسی بھی زمینی جانور کی نسبت زیادہ بڑی ہوتی ہیں۔ گھوڑے ۳۵۰ زاویے سے زیادہ دیکھ سکتے ہیں۔ دن اور رات دونوں ہی وقت گھوڑے کی نظر بہت تیز ہوتی ہے۔ گھوڑے کی قوتِ سماعت بہت تیز ہوتی ہے اس کے کان ۱۸۰ زاویے تک مڑ جاتے ہیں۔ گھوڑے اپنے سر کو حرکت دیئے بغیر ہر طرف کی آوازیں سن سکتے ہیں۔ ان کی قوت شامہ بھی بہت تیز ہوتی ہے لیکن گھوڑے سونگھنے کی بجائے قوت بصارت پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں۔ گھوڑوں میں توازن کی حس بہت تیز ہوتی ہے اور غیر ارادی طور پر انھیں ہر وقت معلوم ہوتا ہے کہ کون سا عضو کہاں ہے؟ چھونے کی حِس بھی گھوڑے میں بہت تیز ہوتی ہے اگر اس کی کھال پر مکھی یا مچھر بھی بیٹھ جائے تو اسے احساس ہو جاتا ہے۔ سورۂ عادیات میں گھوڑے کا ذکر ایسے حسین انداز میں کیا گیا ہے کہ ان کی ذہانت اور ان کی اطاعت کی پوری تصویر ابھر کر سامنے آجاتی ہے۔

اللہ نے گھوڑے کے جو اوصاف اور اعمال اس سورہ کریمہ میں ذکر فرمائے ہیں وہ سب کے سب ایک ہی نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور وہ ہے اپنے آقا کے لئے گھوڑے کی فداکاری اور وفاداری۔

پہلی صفت	**تعدو ضبحاً**	دوڑتا ہے ہانپتے ہوئے
دوسری صفت	**توری قدحاً**	آگ جھاڑتا ہے ٹاپ مار کر
تیسری صفت	**تغیرُ صبحاً**	شب خون مارتا ہے صبح کے وقت
چوتھی صفت	**فتثیر بہ نقعاً**	اتنی تیزی سے دوڑتا ہے کہ صبح کے وقت شبنم سے نم زمین سے غبار اٹھتے ہیں
پانچویں صفت	**توسط بہ جمعاً**	اپنے سوار کو لے کر میدان جنگ کی بیچ میں گھس جاتا ہے۔

تعدو ضبحاً کا منظر: گرمی کا موسم ہے کھڑی دوپہر ہے سورج زمین پر آگ برسا رہا ہے اور ایسے وقت میں گھوڑا اپنے مالک کو لئے ہوئے صحرا کو قطع کر رہا ہے اور ہانپ رہا ہے وہ پیاس سے مر بھی سکتا ہے مگر رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے تا کہ جلد از جلد اپنے آقا کو محفوظ مقام پر پہونچا سکے۔

توری قدحاً کا منظر: دشمن آقا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور گھوڑا اپنے آقا کی جان بچانے کے لئے اتنی تیزی سے دوڑ رہا ہے کہ ٹاپ کے نیچے سے آگ کی چنگاریاں نکلتی دکھائی دیتی ہیں۔ آپ نے ٹرین کو پٹری پر دوڑتے دیکھا ہوگا جب تک ٹرین کی رفتار کم رہتی ہے تب تک پٹریوں سے چنگاریاں نہیں نکلتیں مگر جب ٹرین انتہائی تیز رفتاری سے دوڑ رہی ہو تو پٹریوں سے چنگاریاں نکلتی دکھائی دیتی ہیں۔ گھوڑا اتنی تیزی سے اس لئے دوڑ رہا ہے تا کہ دشمنوں سے اپنے آقا کی جان بچا سکے۔

تغیر صبحاً فتیثر بہ نقعاً کا منظر: آقا اپنے قبیلے والوں کے ساتھ دشمن قبیلے پر شب خون مارتا ہے اُس وقت اتنا اندھیرا ہوتا ہے کہ تھوڑے فاصلے پر موجود چیزیں دکھائی نہیں دیتیں۔ دشمن قبیلہ بیدار رہتا ہے اور ان پر ٹوٹ پڑتا ہے گھوڑا اپنے آقا کو لئے ہوئے اندھیرے میں اتنی تیزی سے بھاگتا ہے کہ نم زمین سے غبار اٹھتے ہیں۔ نم زمین سے غبار اس وقت اٹھتے ہیں جب گھوڑے کی رفتار انتہائی تیز ہو اور اس کے آگے اندھیرا ہے اگر کسی چیز سے ٹکرا جائے تو اتنی تیز رفتاری میں گھوڑے کی موت یقینی ہے۔ گھوڑا ایسا اس وجہ سے کر رہا ہے تا کہ اپنے مالک کی جان بچا سکے۔

توسط بہ جمعاً کا منظر: آقا گھوڑے کو لے کر میدان جنگ میں لڑ رہا ہے یہاں تک کہ گھوڑے کو لے کر

میدان جنگ کے وسط (بیچ) میں چلا جاتا ہے گھوڑا اپنے آس پاس پھیلے ہوئے خون، کٹے ہوئے سر اور تڑپتی لاشوں کو دیکھتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے سامنے سے آنے والا تیر آقا سے پہلے اسے لگ سکتا ہے آقا کی طرف بڑھنے والی تلوار اس کا سر کاٹ سکتی ہے۔ اس کے باوجود وہ آقا کے اشارے پر میدان جنگ کے بیچ میں گھس جاتا ہے جہاں موت کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس موقع پر گھوڑا اپنی جان ہلاکت میں کیوں ڈال رہا ہے جواب یہ ہے کہ اپنے آقا کے حکم کی تعمیل میں۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ گھوڑا اپنے آقا کے لئے اتنی مشقتیں جو اٹھا رہا ہے آخر اس کا مالک اسے کیا دیتا ہے؟ جواب دو وقت کی روٹی یعنی دو وقت کا چارا دانہ۔ تو اے انسان ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ کہ تو اپنے رب کا کتنا بڑا ناشکرا ہے کہ گھوڑا جانور ہو کر دو وقت کی روٹی پر اپنے آقا کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کر دیتا ہے یہاں تک کہ اپنی جان بھی قربان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے تو تجھے تو تیرے رب، تیرے معبود نے کتنی نعمتیں عطا کی ہیں **وان تعدو انعمت اللّٰہ لا تحصوھا۔** مگر ہر وقت تو اپنے آقا کی نافرمانی کرتا رہتا ہے۔ انسان زبان حال سے اس پر گواہ ہے وہ زبان قال سے اس کا انکار نہیں کر سکتا کیونکہ اگرچہ انسان زبان سے جھوٹ بولے مگر اس کا کردار چیخ چیخ کر اس کا انکار کرتا ہے۔ اس سورۂ کریمہ نے **ان الانسان لربہ لکنود** سے بے وفائی کا مرض بتایا۔ اور **وانہ لحب الخیر لشدید** سے بے وفائی کی علت بتائی اور **افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور** الخ سے علاج بتایا کہ ایمان بالآخرہ اور موت کی یاد آنکھوں سے پردہ ہٹا دیتی ہے اور وہ دنیا کے نشے سے افاقہ یاب ہو جاتا ہے یعنی ان اطاعت شعار گھوڑوں کی طرف غور سے دیکھو گے تو تمہارے نفوس خود گواہی دیں گے کہ تم اپنے مالک کے انعامات کی قدر نہیں کرتے بلکہ ناشکری کرتے ہو تو تم اطاعت اور وفا کا سبق اپنے گھوڑے سے سیکھو۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ نحوست تین چیزوں میں ہے (۱) گھوڑے (۲) عورت اور (۳) گھر میں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ

محمد بن منہال، زید بن زریع، عمر بن محمد عسقلانی اپنے والد سے، وہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نحوست کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہے تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔

(صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 86 حدیث مرفوع مکررات 30 متفق علیہ 12)

درست عقیدہ تو یہ ہے کہ نحوست کسی چیز میں نہیں ہوتی۔ حدیث کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اگر نحوست ہوتی تو انہی تین چیزوں میں ہوتی۔ سوال یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے گھوڑے، عورت اور گھر ہی کا انتخاب کیوں کیا گیا۔ ان تین چیزوں میں کون سی چیز مشترک ہے؟ جواب یہ ہے کہ عموماً انسان کو سواری، بیوی اور گھر سے بے پناہ محبت ہوتی ہے۔ یہ تینوں چیزیں اس دنیا میں آزمائش کا سبب ہیں۔ یعنی یہ تین چیزیں انسان کے لئے بہت بڑے فتنے کا سبب ہوتی ہیں ان کے فتنہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ دل یہ لبھانے والی زیب وزینت اور آرائش سے بھرپور ہوتی ہیں اللہ نے ان میں انسانوں کے لئے بے حد کشش رکھی ہے اور یہی کشش ان کے فتنے کا باعث ہیں۔

گھوڑے کی تین قسمیں ہیں: **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَفَرَسٌ لِلرَّحْمَنِ وَفَرَسٌ لِلْإِنْسَانِ وَفَرَسٌ لِلشَّيْطَانِ فَأَمَّا فَرَسُ الرَّحْمَنِ فَالَّذِي يُرْبَطُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَفُهُ وَرَوْثُهُ وَبَوْلُهُ وَذَكَرَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَمَّا فَرَسُ الشَّيْطَانِ فَالَّذِي يُقَامَرُ أَوْ يُرَاهَنُ عَلَيْهِ وَأَمَّا فَرَسُ الْإِنْسَانِ فَالْفَرَسُ يَرْتَبِطُهَا الْإِنْسَانُ يَلْتَمِسُ بَطْنَهَا فَهِيَ تَسْتُرُ مِنْ فَقْرٍ**

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں، بعض گھوڑے تو رحمان کے ہوتے ہیں، بعض انسان کے اور بعض شیطان کے، رحمان کا گھوڑا تو وہ ہوتا ہے جسے اللہ کے راستہ میں باندھا جائے، اس کا چارہ، اس کی لید اور اس کا پیشاب اور دوسری چیزیں، شیطان کا گھوڑا وہ ہوتا ہے جس پر جوا لگائے یا اسے گروی کے طور پر رکھا جائے اور انسان کا گھوڑا وہ ہوتا ہے جسے انسان اپنا پیٹ بھرنے کے لئے روزی کی تلاش میں باندھتا ہے اور وہ اسے فقر و فاقہ سے بچاتا ہے۔

(مسند احمد: جلد دوم: حدیث نمبر 1829)

گھوڑا بابرکت ہے:

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عروہ بارقی بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا بھلائی قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں باندھ دی گئی ہے۔

(سنن ابن ماجہ: جلد دوم: حدیث نمبر 945 حدیث متواتر حدیث مرفوع مکررات 37 متفق علیہ 13)

گھوڑے کی فضیلت: اس کی فضیلت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مالِ غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے متعین کئے۔

عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ

نافع، ابن عمر (رض) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے گھوڑے کے دو حصے اور اس کا سوار کے ایک حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا تھا اور امام مالک نے فرمایا کہ عام گھوڑوں اور خصوصاً ترکی گھوڑوں کا حصہ مال غنیمت میں لگایا جائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو تمہارے سوار ہونے کیلئے بنایا اور ایک گھوڑے سے زیادہ کا حصہ نہیں لگایا جائے گا۔

(صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 136 حدیث مرفوع مکررات 18 متفق علیہ 4)

گھوڑا حلال ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت فرمائی۔

(صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر 1431 حدیث متواتر حدیث مرفوع مکررات 26 متفق علیہ 7)

گھوڑے کا جمال: یہی وہ گھوڑے ہیں جن کے حسن وجمال کو غور سے دیکھنے کی وجہ سے حضرت سلیمانؑ ذکر اللہ اور صلوۃ سے غافل ہو گئے تھے۔ بعض لوگوں نے جو یہ کہا کہ سلیمان نے گھوڑوں کو ذبح کر دیا تھا یہ سیاق قرآن کے خلاف ہے۔ کیونکہ آیت کریمہ **رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ** (سورہ ص ۳۳) میں مسح کا لفظ ہے جو ذبح اور قطع کے خلاف ہے۔ بلکہ مسح حیوان پر نرمی اور توجہ کی علامت ہے۔

گائے (بقرۃ) اور قرآن

حافظ جلال الدین القاسمی

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ (بقرۃ ۶۷)

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے تو انہوں نے کہا ہم سے مذاق کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔

گائے جگالی کرنے والے جانوروں میں سے ہے۔ گائے کی مدت حمل ۲۷۹ سے ۲۸۷ دن ہوتی ہے اور ولادت کے بعد اس کے بچے کا وزن تقریباً ۳۰ کلوگرام ہوتا ہے۔ وہ تقریباً اپنی ماں کا ۸ لیٹر دودھ روزانہ پی لیتا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً فَعَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ

حضرت طارقؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں چھوڑی جس کا علاج نہ ہو، لہٰذا تم گائے کے دودھ کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ وہ ہر درخت سے چارہ حاصل کرتی ہے (اس میں تمام نباتاتی اجزاء شامل ہوتے ہیں)

(مسند احمد: جلد ہشتم: حدیث نمبر 684)

گائے کا گوشت حلال ہے البتہ جن علاقوں میں شر وفتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو وہاں کے مسلمانوں کو احتیاط برتنی چاہئے تا کہ ان کی جان ومال اور آبرو محفوظ رہے۔ گائے کا گوشت کھانا ایمانیات یا اسلام کے بنیادی ارکان میں سے نہیں ہے اصل میں یہ مسئلہ معاش اور راکونامکس کا ہے۔ گوشت انسانی خوراک کا ایک اہم حصہ ہے بعض جانوروں کا گوشت انسانی صحت کے لئے مفید ہے اور بعض دوسرے جانوروں کا گوشت انسان کے لئے کچھ مضر ہے اور بعض جانوروں کا گوشت مکمل طور پر نقصان دہ ہے۔ لہٰذا جن جانوروں کا گوشت مکمل طور پر مضر ہے انہیں شریعت اسلامیہ نے حرام قرار دیدیا ہے۔ حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ گائے کے گوشت میں بیماری ہے وہ روایات خاص حالات میں ہیں۔ جیسے گائے کا گوشت ہاضمے میں سخت ہے اور ان افراد کے لئے مضر ہے جن کا جسمانی کام کم ہے لیکن ان افراد کے لئے مفید ہے جو سخت جسمانی کام کرتے ہیں۔ گائے کے گوشت کا کثرت استعمال اور زیادہ مقدار میں مسلسل استعمال کرنا مضر ہے۔ گائے کا ایک کلو گوشت ابال کر دیکھیں تو کافی کم نظر آئے گا اور اگر کھائیں تو کافی دیر سے ہضم ہو گا۔ ہاں اس کے دودھ میں حدیث میں فائدے بتائے گئے ہیں۔

(۱) ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔
(۲) دل کی صحت کے لئے مفید ہے۔
(۳) شوگر کنٹرول کرتا ہے۔
(۴) قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔
(۵) بچوں کی بہترین نشو ونما کا ضامن ہے۔

قرآن حکیم کی سب سے بڑی سورہ سورۃ البقرۃ ہے۔ تفسیر خازن میں حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ مدینہ میں سب سے پہلے سورہ بقرہ نازل ہوئی۔ یہ یوم النحر کو حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ کے مقام پر نازل ہوئی۔ اس سورہ میں

۴۰ رکوع ۲۸۶ آیات ۶۱۲۱ کلمات اور ۲۵۵۰۰ حروف ہیں۔اس سورہ کی ۸ویں اور ۹ویں رکوع کی آیات ۶۷ تا ۷۳ میں گائے کا تذکرہ ہے۔اسی مناسبت سے اس سورہ کا نام بقرہ ہے۔

ابن ابی حاتم اور طبری نے عبیدہ سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مالدار لاولد آدمی تھا اس کا ایک قریبی وارث تھا۔اس نے اس کو قتل کر دیا تا کہ اس کی وراثت حاصل کر لے۔اور طبری نے سدی سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک مالدار آدمی تھا اس کی ایک بیٹی تھی اس کا ایک بھتیجا تھا اس نے اس کو پیغام دیا مگر باپ نے انکار کر دیا۔بنی اسرائیل سے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا۔مگر گائے کے اوصاف کے بارے میں قیل و قال سے گائے کے اوصاف میں اضافہ ہوتا رہا۔اس قسم کے تمام اوصاف سے متصف گائے بنی اسرائیل کے ایک شخص کے پاس تھی جو اپنے والدین کا بڑا فرمانبردار تھا۔اس گائے کی قیمت اس کے چمڑے بھر سونا ٹھہرائی گئی۔

ذبح بقرہ کی حکمت: چونکہ بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تھی اور بچھڑے سے بہت محبت تھی لہٰذا گائے کا ذبح ان کے دلوں کا امتحان تھا تا کہ ان کے قلوب بچھڑے کی عبادت سے خالی ہو جائیں اور نفس کے شرور سے جنگ کے لئے مادی دلیل (ذبح بقرہ) پیش کرنا ضروری ہوا۔

یہ بات بھی بڑی عجیب اور قابل غور ہے کہ اس مقتول آدمی کو زندہ کرنے کے لئے تمام جانوروں میں گائے ہی کے گوشت کو منتخب کیا گیا۔حقیقت یہ ہے کہ گائے ایسا جانور ہے کہ اس کی کوئی بھی چیز بیکار نہیں بلکہ اس کا گوبر تک کار آمد ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَنْ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنْ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ أَذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا

عبید اللہ بن ابی یزید، حضرت ام کرز سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے اڑا کر تکلیف نہ دو۔نیز میں نے آپ کا یہ فرمان بھی سنا ہے کہ لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) دو بکریاں ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ نر ہوں یا مادہ۔

(سنن ابو داؤد: جلد دوم: حدیث نمبر 1069)

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ عقیقے میں بڑا جانور مسنون نہیں ہے اور عقیقہ کے جانور میں قربانی کے جانور کے شرائط نہیں ہیں اور عقیقہ میں مسنہ یعنی دانتا بھی لازم نہیں۔ایک بڑے جانور میں کئی عقیقے ثابت نہیں۔عقیقہ میں جان کے بدلے جان مطلوب ہے۔

کیا نبی ﷺ کی پیدائش کی رات شب قدر سے بھی افضل ہے؟

مقبول احمد سلفی
داعی / اسلامک دعوۃ سنٹر-طائف

اکثر صوفیاء کا یہ کہنا ہے کہ نبی ﷺ کی پیدائش کی رات شب قدر سے بھی افضل ہے بلکہ یہ کہہ لیں صوفیاء کا اس بات پہ اتفاق ہے اور اس بات کی چند وجوہات پیش کرتے ہیں۔

(1) نبی کی پیدائش کی رات، نبی کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر عطا کی رات ہے اس وجہ سے نبی کے ظہور کا شرف عطا کے شرف سے افضل ہے۔

(2) شب قدر فرشتوں کے نزول کی وجہ سے باعث شرف ہے جبکہ مولد نبوی کی رات نبی ﷺ کے ظہور سے مشرف ہے اس وجہ سے شب مولد، شب قدر سے افضل ہے۔

(3) شب قدر کی فضیلت صرف امت محمد یہ پر ہے جبکہ شب مولد کی فضیلت سارے موجودات پر ہے،اللہ نے آپ کو سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اس طرح سے آپ کی نعمت پوری مخلوق پر عام ہے تو شب مولد باعتبار نفع عام ہے۔

میدان تصوف میں یہ سب صوفیاء کی اختراعات وایجادات ہیں، شرعاان کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ ان باتوں پر شرع سے کوئی دلیل وارد نہیں ہے۔یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ نبی ﷺ کا ظہور باعث رحمت وباعث شرف وفضیلت ہے مگر بغیر ثبوت کے پیدائش کی رات کی فضیلت بیان کرنا اور اسے شب قدر سے افضل قرار دینا باطل ومردود ہے۔اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں یا نبی ﷺ نے اپنے فرمان میں شب مولد کی کوئی فضیلت نہیں بتائی ہے،اس کے برعکس کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں شب قدر کے بہت فضائل ہیں۔

لیلۃ القدر کی اہمیت وفضیلت پہ ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے جس سے اس کی فضیلت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (1) وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (2) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (3) تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ (4) سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (5) (سورۃ القدر)

ترجمہ: بیشک ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر یعنی باعزت وخیر وبرکت والی رات میں نازل کیا ہے۔اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس رات میں فرشتے اور جبریل روح الامین اپنے رب کے حکم سے ہر حکم لے کر آترتے ہیں۔وہ رات سلامتی والی ہوتی ہے طلوع فجر تک۔

اس سورت میں چند فضائل کا ذکر ہے۔

☆ شب قدر میں قرآن کا نزول ہوا یعنی یکبارگی مکمل قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کیا گیا جو تیئس سالوں میں قلب محمد ﷺ پر نازل کیا گیا۔

☆ یہ قدر ومنزلت والی رات ہے، قدر کی تفصیل اللہ نے ہزار مہینوں سے بیان کی جو مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ رات ہزاروں مہ وسال سے بہتر ہے۔

☆ یہ اس قدر عظیم رات ہے کہ اس میں فرشتوں بالخصوص جبریل علیہ السلام کا نزول ہوتا ہے ان کاموں کو سرانجام دینے جن کا فیصلہ اللہ تعالی اس سال کے لئے کرتا ہے۔

☆ یہ مکمل رات سراپہ امن وسلامتی والی ہے۔مومن بندہ شیطان کے شر سے محفوظ ہو کر رب کی خالص عبادت کرتا ہے۔

☆ اس رات سال میں ہونے والے موت وحیات اور وسائل حیات کے بارے میں سال بھر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ (الدخان:4)

ترجمہ: اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

☆ لیلۃ القدر میں قیام کا اجر پچھلے سارے گناہوں کا کفارہ ہے۔

مَن قام ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا، غُفِرَ له ما تقدَّمَ من ذنبِه (صحيح البخاري:1901)

ترجمہ: جو لیلۃ القدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ قیام کرے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ لیلۃ القدر کی فضیلت سے محروم ہونے والا ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہے۔

دخلَ رمضانُ فقالَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ إنَّ هذا الشَّهرَ قد حضرَكُم وفيهِ ليلةٌ خيرٌ مِن ألفِ شَهْرٍ من حُرِمَها فقد حُرِمَ الخيرَ كُلَّهُ ولا يُحرَمُ خيرَها إلَّا محرومٌ (صحيح ابن ماجه:1341)

ترجمہ: ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا، گویا ساری بھلائی سے محروم رہ گیا۔

ان کے علاوہ بھی بے شمار فضائل ہیں بخوف طوالت اتنے پہ ہی اکتفا کیا جا رہا ہے کیونکہ انہی باتوں سے شب قدر کی افضلیت کا اندازہ لگانا کافی ہے۔

صوفی اور بریلوی حضرات شب مولد کی افضلیت پہ بعض علماء کے اقوال بھی نقل کرتے ہیں۔ان میں سے ایک قول جو زیادہ نشر کیا جاتا ہے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (239-321ھ) کا ہے جو کہ آپ بعض شوافع سے نقل کرتے ہیں:

أن أفضل الليالي ليلة مولده صلي الله عليه وآله وسلم، ثم ليلة القدر، ثم ليلة الإسراء والمعراج، ثم ليلة عرفة، ثم ليلة الجمعة، ثم ليلة النصف من شعبان، ثم ليلة العيد.

ترجمہ: راتوں میں سے افضل ترین شبِ میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، پھر شبِ قدر، پھر شبِ اِسراء و معراج، پھر شبِ عرفہ، پھر شبِ جمعہ، پھر شعبان کی پندرہویں شب اور پھر شبِ عید ہے۔

علامہ شہاب الدین محمود آلوسی امام طحاوی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں **"أنا لا أرى أن له ما يعول عليه في ذلك"** میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس بات پر اعتماد کیا جائے گا۔(دیکھیں تفسیر آلوسی: 30/194)

یعنی اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے اس پہ اعتماد نہیں کیا جائے گا۔اس قول میں کئی باتوں کا ثبوت نہیں ہے اور کئی باتیں قابل تنبیہ ہیں۔

☆ شب مولد کی فضیلت پہ کوئی نص موجود نہیں ہے۔

☆ شب اسراء ومعراج کی بھی اس حیثیت سے کوئی فضیلت نہیں کہ اس رات قیام وعبادت یا شب بیداری کی فضیلت ہے جبکہ صوفیاء کے یہاں 27/رجب کو متعدد عبادات انجام دئے جاتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں نیز شب اسراء ومعراج کی تاریخ میں بھی اختلاف ہے۔

☆ یوم عرفہ کی فضیلت تو ثابت ہے مگر شب عرفہ کی فضیلت پہ الگ سے نص وارد نہیں ہے سوائے اس کے کہ ایام حج میں سے اور عشرہ ذی الحجہ میں سے ہے۔

☆ یوم جمعہ کے دن اور رات کی فضیلت ثابت ہے۔

جمعہ کے دن یا رات میں وفات پانا حسن خاتمہ کی علامت ہے۔

عبد اللہ بن عمر عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما مِن مسلمٍ يموتُ يومَ الجمعةِ أو ليلةَ الجمعةِ إلَّا وقاهُ اللَّهُ فِتنةَ القبرِ (صحیح الترمذی:1074)

ترجمہ: جو کوئی مسلمان جمعہ کی رات یا دن میں وفات پاتا ہے اللہ تعالی اس کو عذاب قبر سے بچاتا ہے۔

اسی طرح جمعہ کے دن یا رات میں سورہ کہف پڑھنا مسنون ہے لیکن جمعہ کی رات کو قیام یا صدقہ کے ساتھ خاص کرنے سے منع کیا گیا ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا تختصُّوا ليلةَ الجمعةِ بقيامٍ من بين اللَّيالي . ولا تخصُّوا يومَ الجمعةِ بصيامٍ من بينِ الأيَّامِ . إلَّا أنْ يكونَ في صومٍ يصومُهُ أحدُكُمْ (صحيح مسلم:1144)

ترجمہ: جمعہ کی رات کو قیام کے لیے خاص نہ کرو، اور دنوں میں جمعہ کے دن کو روزے کے لیے خاص نہ کرو، مگر یہ کہ کوئی سلسلہ وار روزے رکھ رہا ہو۔

☆ شعبان کی پندرہویں رات سے متعلق بہت ساری ضعیف وموضوع روایات پائی جاتی ہیں جن پر اعتماد نہیں کیا جائے گا تاہم بعض صحیح روایات بھی ہیں جن سے اس رات کی فضیلت ثابت ہوتی ہے پھر بھی اس رات کو قیام وطعام سے مختص کرنا کسی نص سے ثابت نہیں ہے۔

☆ شب عید کی فضیلت پہ کوئی صحیح روایت نہیں ہے۔

☆ مذکورہ قول میں افضلیت کی درجہ بندی پہ بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔

خلاصہ کے طور پر یہ جان لیں کہ راتوں میں سب سے افضل رات شب قدر ہے جو نص سے ثابت ہے اور صوفیاء کا یہ قول باطل ہے کہ شب مولد شب قدر سے افضل ہے۔

آج کے اس ماڈرن دور میں اردو اخبارات بھی فحاشی وعریانیت سے محفوظ نہیں رہے ہیں، بلاشبہ اشتہارات اخبارات کی ضرورت میں شامل ہیں، آمدنی کا راستہ اسی سے نکلتا ہے چند روپیوں میں اخبار فروخت کر کے اس کے کاغذ کا خرچ بھی نہیں نکل سکتا ہے تاہم اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ انگریزی، ہندی، اخبارات کے برعکس اردو اخبارات کی اپنی ایک الگ شبیہ ہونی چاہئے۔ قارئین جہاں اسے خبروں کی ترسیل کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہی شائستہ تہذیب کا امین بھی۔ کم از کم ایسے اشتہارات سے اجتناب کرنا چاہئے جن سے بے حیائی کو فروغ ملتا ہے اور شریف گھرانوں کے افراد ان تصویروں کو دیکھ کر شرم محسوس کرتے ہیں۔ اخبارات کے ایڈیٹر حضرات شاید یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کا تعلق اس خانوادے سے ہے جو ایک کلمہ گو خاندان ہے اور وہ کبھی یہ نہیں چاہیں گے کہ ان کے بچے ایسی راہ پر چلنے لگیں جو مہذب گھرانوں کا طرۂ امتیاز نہیں ہوتا ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمارے اخبارات کے وہ اہم امور جو ایک صالح معاشرے کی تعمیر و تشکیل میں سنگِ میل ثابت ہو سکتے ہیں۔

(۱) ملک کے تمام اردو اخبارات کی ایک تنظیم ہو۔
(۲) کسی ایک رائے پر تمام مالکان اخبار کا اتفاق ہو۔
(۳) اخبارات کے صفحۂ اول کو اشتہارات سے خالی رکھا جائے۔
(۴) ایسے اشتہارات سے اجتناب کیا جائے جن سے بے حیائی کا اظہار ہوتا ہو۔
(۵) نافذ شدہ اصول وضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے اخبارات کا ملک گیر پیمانے پر بائیکاٹ کیا جائے۔
(۶) ملی و قومی مسائل کو خصوصی طور پر جگہ دی جائے۔
(۷) عصری مسلم مسائل کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کیا جائے۔
(۸) اپنے اپنے اخبارات کو محض خبروں کی ترسیل کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اسلامی تہذیب و روایات کا امین بھی سمجھا جائے۔
(۹) مالکان و ایڈیٹر حضرات کے مابین ملکی سطح پر مراسم کو مستحکم کیا جائے۔
(۱۰) صحافت کی حقیقی روح کو پیش کرنے کی کوشش کی جائے۔
(۱۱) اخبارات کو کسی خاص سیاسی جماعت کا ترجمان نہ بنایا جائے۔
(۱۲) ذاتی مفادات سے اوپر اٹھ کر کام کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔
(۱۳) عالم اسلام پر گہری نظر رکھ کر ان کے مصائب ومشکلات کی داستان کو منصفانہ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے۔
(۱۴) دبے کچلے وہ لوگ جو اپنی غربت کی سزا کاٹ رہے ہیں ان کے درد کو خصوصی طور پر شائع کیا جائے۔
(۱۵) حالات چاہے جیسے بھی ہوں اپنے معیار کو پست نہ کیا جائے۔
(۱۶) ایسے مواد کی اشاعت سے پرہیز کیا جائے جس سے آپسی بھائی چارہ پارہ پارہ ہوتا ہے۔
(۱۷) اشتعال انگیز صحافت سے بچا جائے۔
(۱۸) ایسے متنوع ایڈیشنوں کی اشاعت ہو جن سے فکری وقلبی پرواز کی سبیل پیدا ہوتی ہو۔
(۱۹) خانہ پری کی روایت کو ختم کیا جائے۔
(۲۰) ایسے دانشوروں واہل قلم کے لئے زمین مہیا کی جائے جو عصری سے وسائل سے محروم ہے، لیکن ان کے قلوب میں نیک جذبات واحساسات کے سمندر موجزن ہیں۔

ان تمام نکات پر اگر بالغ نظری کا ثبوت پیش کر کے عملی جامہ پہنانے کی سعی کی جائے، تنگ دلی کا دامن چاک کر کے کشادہ قلبی کا مظاہرہ کیا جائے تو انقلاب نو کی ضمانت دی جا سکتی ہے۔

ہم موبائل اور قرآن

عبدالغفّار سلفی ۔ بنارس

آہ! آج ہم نے موبائل کو اپنی زندگی کا ایسا جزو لاینفک بنالیا کہ باقی تمام چیزوں سے غافل ہوگئے. ذرا یاد کیجیے آخری بار آپ نے قرآن مجید کی تلاوت کب کی تھی. عوام کا کہنا ہی کیا اس موبائل نے اپنے فتنے میں علماء اور طلبہ کو بھی ایسا گرفتار کر رکھا ہے کہ وہ بھی قرآن کی طرف تبھی توجہ دیتے ہیں جب درس و تدریس یا خطابت کے لیے اس کی ضرورت پڑے، کہیں ہم رب کے کلام کی بے حرمتی اور حق تلفی تو نہیں کر رہے ہیں؟

ایک طرف ہمارے اسلاف تھے کہ جنہیں شکوہ تھا کہ کاش ان کے وقت میں اور برکت دے دی جاتی تو وہ اپنا اور وقت قرآن کریم کی تلاوت، اس پر غور وفکر اور تدبر میں صرف کرتے. جب کہ یہ وہ لوگ تھے جن کی زندگیاں کلام الہی کے سمجھنے سمجھانے میں گزریں. جنہوں نے قرآن وسنت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا، آہ! ہم کتنے بدنصیب اور محروم ہیں کہ کلام الہی کے بجائے آج موبائل کی اسکرین ہماری توجہات کا مرکز بن گئی ہے. ہفتوں بلکہ مہینوں گزر جاتے ہیں لوگ قرآن کریم کھول کر دیکھتے تک نہیں، یقیناً موبائل کا صحیح استعمال کیا جائے تو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے مگر آج ہم نے اسے اپنے اوپر اس حد تک مسلط کر دیا ہے کہ یہ ہمارے لیے بہت بڑا فتنہ بن گیا ہے ہمارے شب و روز آج اسی موبائل کی دنیا اور اسی کے عجائبات کی سیر میں گزر رہے ہیں ذوق مطالعہ رخصت ہوگیا، قران کریم سے ہمارا تعلق انتہائی کمزور ہوگیا، ہمارے وقت کی برکتیں ختم ہوگئیں کہیں ہمارا اشمار ان بدنصیبوں میں نہ ہو جائے جن کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بروز قیامت کہیں گے

وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ اِنَّ قَومِي اتَّخَذُوا هٰذَا القراٰنَ مَهجُورًا

اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا (الفرقان:30)

منتخب اشعار

تخیل کا سفر کتنا کٹھن ہے	مری سوچوں کے تلوے چھل گئے ہیں
تیرے آنے کا انتظار رہا	عمر بھر موسمِ بہار رہا
مکاں تو سطحِ دریا پر بنائے ہیں حبابوں نے	اثاثے گھر کے لیکن سب نے زیر آب رکھے ہیں
ہوں کہ جب تک ہے کسی نے معتبر رکھا ہوا	ورنہ وہ ہے باندھ کر رخت سفر رکھا ہوا
نہ جانے کتنے چراغوں کو مِل گئی شُہرت	اِک آفتاب کے بے وقت ڈُوب جانے سے
تم جسم کے خوش رَنگ لباسوں پہ ہو نازاں	میں رُوح کو محتاجِ کفن دیکھ رہا ہوں
منافقوں کی بستی میں اپنے اپنے ڈیرے ہیں	میرے منہ پہ میرے ہیں، تیرے منہ پہ تیرے ہیں

شاہد ذکی

آرزو ترک نہ کرتا تو یہ گھر کٹ جاتا
میں اگر شاخ بچاتا تو شجر کٹ جاتا

تیری آواز سے جانا ہے کہ دشمن نہیں تُو
ورنہ اس تیرہ شبی میں ترا سر کٹ جاتا

ورنہ پانی کا یہ پنجرہ تو کوئی شے ہی نہ تھا
کھلے ہوتے مرے بازو تو بھنور کٹ جاتا

یوں نہیں تھا کہ مجھے تابِ تب و تاب نہ تھی
میں اگر دیکھتا رہتا تو گہر کٹ جاتا

شاخِ گل سے تبَر و تیر بنا بیٹھا ہوں
اس سے اچھا تھا مرا دستِ ہنر کٹ جاتا

میرے اندر ہی کہیں تیغِ نفَس چلتی تھی
جڑ بھی جاتا تو بدن بارِ دگر کٹ جاتا

یہ مرا دل یہ مری راہ کا پتھر شاہد
میرے رستے میں نہ آتا تو سفر کٹ جاتا

یار بھی راہ کی دیوار سمجھتے ہیں مجھے
میں سمجھتا تھا مرے یار سمجھتے ہیں مجھے

نیک لوگوں میں مجھے نیک گِنا جاتا ہے
اور گنہ گار گنہ گار سمجھتے ہیں مجھے

جڑ اکھڑنے سے جھکی رہتی ہیں شاخیں میری
دور سے لوگ ثمر بار سمجھتے ہیں مجھے

وہ جو اُس پار ہیں اُن کے لئے اِس پار ہوں میں
یہ جو اِس پار ہیں، اُس پار سمجھتے ہیں مجھے

میں بدلتے ہوئے حالات میں ڈھل جاتا ہوں
دیکھنے والے اداکار سمجھتے ہیں مجھے

میں تو یوں چُپ ہوں کہ اندر سے بہت خالی ہوں
اور یہ لوگ پر اسرار سمجھتے ہیں مجھے

میں تو خود بِکنے کو بازار میں آیا ہوا ہوں
اور دکاں دار خریدار سمجھتے ہیں مجھے

لاش کی طرَح سر آبِ رواں ہوں شاہدؔ
ڈوبنے والے مدد گار سمجھتے ہیں مجھے

نِکاتِ قُرآنیہ

خوف اور خشیت میں فرق

حافظ جلال الدین القاسمی

من خشی الرحمن بالغیب:

امام رازی رحمہ اللہ نے خوف اور خشیت کے درمیان ایک باریک فرق بتایا ہے۔ خوف کا لفظ اس ڈر کے لئے بولا جاتا ہے جو کسی کی طاقت کے مقابلے میں اپنی کمزوری کے احساس کی بنا پر آدمی کے دل میں پیدا ہو اور خشیت اس ڈر کے لئے بولتے ہیں جو کسی کی عظمت کے تصور سے آدمی کے دل پر طاری ہو۔ یہاں خوف کے بجائے خشیت کا لفظ استعمال فرمایا گیا ہے جس سے بتانا یہ مقصود ہے کہ مومن کے دل میں اللہ کا ڈر محض اس کی سزا کے ڈر ہی سے نہیں ہوتا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اللہ کی عظمت و بزرگی کا احساس اس پر ہر وقت ایک ڈر طاری کئے رہتا ہے۔

ہوشیار باش

* علم وہ نہیں جو آپ نے سیکھا ہے، علم تو وہ ہے جو آپ کے عمل اور کردار سے ظاہر ہو۔
* جب رشتوں کو ٹھنڈ لگنے کا خطرہ ہو تو گرماہٹ کے لئے کُچھ دیر خاموشی کی چادر اوڑھ لینے میں کوئی حرَج نہیں۔
* کچھ لوگ اعتبار کے نہیں بلکہ احتیاط کے قابل ہوتے ہیں۔
* تمہاری اَصل ہستی تمہاری سوچ ہے، باقی تو صرف ہڈیاں اور خالی گوشت ہے۔ (جلال الدین رُومیؒ)
* ننھے ننھے الفاظ بڑے بڑے گھاؤ لگانے کی طاقت رکھتے ہیں۔
* چھوٹے دماغ غیر معمولی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں اور بڑے دماغ معمولی باتوں سے۔ بلاز پاسکل
* ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے، جو اس شخص میں ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں

جس پہاڑ میں درخت ہوں وہ طُور ہے اور جس میں درخت نہ ہوں وہ جَبَل ہے۔

عقدنکاح کامسنون طریقہ

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر، شمالی طائف

جائز طریقے سے باہم ملنے کانام نکاح ہے، اسلام میں اس نکاح کی بڑی اہمیت ہے اسی سے نسل انسانی آگے بڑھی اور بڑھ رہی ہے اور یہ مومن ومسلم کے ایمان کی تکمیل کاباعث ہے۔اس کا اہم مقصد عفت وعصمت کی حفاظت ہے۔یہ انسانی زندگی کی اہم ترین ضرورت ہے اور اللہ کی طرف سے اس کے بندوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔اول وآخر سارے انبیاء نے شادی کی اوراپنی اپنی امت کوشادی کاپیغام دیا تا کہ انسان اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کرے اور جائز طریقے سے اپنی خواہشات پوری کرے۔اللہ تعالی نے قرآن میں ذکر کیا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً (الرعد: 38

ترجمہ: ہم آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والابنایاتھا۔

یہ دور بہت ہی پرفتن ہے ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کی جوان ہوتے ہی کہیں دینی اعتبار سے اچھارشتہ دیکھ کرشادی کردے۔شادی کاحکم دیتے ہوئے قرآن میں اللہ نے ارشاد فرمایا:

وَأَنكِحُوا الأَيَامَى مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ(النور:32

ترجمہ:تم میں سے جو مرد، عورت بے نکاح کے ہوں ان کا نکاح کردو، اور اپنے نیک بخت غلام لونڈیوں کا بھی۔اگر وہ مفلس بھی ہوں گے تواللہ تعالیٰ ان کوغنی بنا دے گا۔اللہ تعالیٰ کشادگی والااور علم والاہے۔

: اور نبی کریم ﷺ کاارشاد گرامی ہے

يَا مَعْشَرَ الشِّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ منكم الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ(صحيح البخارى:5066و صحيح مسلم :1400

ترجمہ :اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو کوئی استطاعت رکھتا ہو وہ ضرور شادی کرے کیونکہ یہ(شادی) نگاہوں کو بہت جھکانے والی اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والی ہے اور جوشادی کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزہ رکھے، پس یہ اس کے لئے ڈھال ہوگا۔

یہاں میں نکاح کے مسائل پہ بات نہیں کروں گا بلکہ یہ بتلاؤں گا کہ نکاح کیسے منعقد ہوتا ہے؟، نکاح پڑھانے میں نبی ﷺ کانمونہ اوراسوہ کیا ہے؟

نکاح جس قدر عظیم امر الہی ہے اس کاانعقاد بھی اسی قدر آسان ہے مگر لوگوں نے اسے تصنع اور رسم ورواج کارنگ دے کراسلامی رنگ سے بہت الگ کردیا۔ایک حدیث پیش کرتاہوں اس سے اندازہ لگائیں کہ نکاح کیا ہے اور کیسے کیا جاتا ہے؟ نبی ﷺ کافرمان ہے:

إذا خطبَ إليكم مَن ترضَونَ دينَه وخلقَه ، فزوِّجوهُ إلَّا تفعلوا تَكن فتنةٌ في الأرضِ وفسادٌ عريضٌ(صحيح الترمذى:1084

ترجمہ:اگر تمہارے ہاں کوئی ایسا آدمی نکاح کاپیغام بھیجے جس کے دین اوراخلاق سے تم مطمئن ہو تواس کے ساتھ(اپنی ولیہ) کی شادی کردو اور اگر تم نے ایسانہ کیاتوزمین میں بہت بڑافتنہ اور فساد پھیلے گا۔

اس میں نکاح کاطریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ کوئی آدمی اپنی شادی کاپیغام کسی لڑکی کے والد / سرپرست کودے کہ میں فلانہ سے شادی کرناچاہتاہوں اور لڑکی کے والدلڑکے میں دین واخلاق پائے تواس سیلڑ کی کی شادی کردے یعنی لڑکی کا ولی لڑکے سے کہے کہ میں اپنی بیٹی کی شادی تم سے کرتا ہوں کیاتمہیں قبول ہے، لڑکاکہے ہاں مجھے قبول ہے۔شادی ہوگئی۔یہی شادی کااسلامی طریقہ ہے جس میں کسی محفل، کوئی رسم ورواج اور کوئی تصنع کاذکر نہیں۔جواس طریقہ یااس طرح سے شادی نہیں کرتا تواس سیفتنہ پھیلتاہے۔آج زمین پرفتنہ وفساد کی کثرت اس سبب سے بھی ہیکہ شادی میں ہم نیسنت کادامن چھوڑدیا اور غیروں کی روش اختیار کرلی حتی کہ آج فلمی ستاروں کو دیکھ دیکھ کرمسلمان لڑکے کافرہ سے یامسلم لڑکیاں کافرلڑکوں سے شادی کررہی ہیں۔العیاذ باللہ

جوشادیاں مسلمانوں کی آپس میں ہوتی ہیں ان میں ذات وبرادری، رنگ ونسل، حسن وجمال، دولت ومنصب، رسم وراوج، ریاونمود، تکلف وتصنع اور بدعات ومنکرات کی آمیزش ہوتی ہیں جبکہ نبی ﷺ کے زمانے کی شادیاں بالکل سادہ اورعام ہوتی تھیں۔ایک طرف سے پیغام آیادوسری طرف سے پیغام قبول کرکے شادی ہوگئی۔دیکھیں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی شادی۔بخاری شریف کی روایت ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ رأى عبدَ الرحمنِ بنِ عوفٍ أثرَ صُفرةٍ، قال :ما هذا؟ . قال : إني تزوجت امرأةً على وزنِ نواةٍ من ذهبٍ، قال :بارک لک اللهُ، أولمْ ولو بشاةٍ .(صحيح البخارى:5155

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف پرزردی کانشان دیکھاتوپوچھا کہ یہ کیا ہے؟انہوں نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونے کے مہر پرنکاح کیاہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے دعوت ولیمہ کرخواہ ایک بکری ہی کی ہو۔

اس شادی میں حضرت عبدالرحمن نے امام کائنات حضرت محمد؟ تک کونہیں بلایا جبکہ دونوں ایک ہی جگہ موجود ہیں۔کتنی سادگی ہوگی اس شادی میں؟۔نبی؟ جنگ خیبر کے سفر پہ تھے مال غنیمت میں بنوقریظہ کے سردار کی بیٹی صفیہ آئیں ان سے نبی ﷺ کی شادی کاذکر چندلفظوں میں دیکھیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ أعتَقَ صفيَّةَ وتزوَّجَهَا وجعَلَ عِتْقَهَا صدَاقَهَا، وأولمَ عليها بِحَيْسٍ(صحيح البخارى:5169

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کوآزادکیااورپھر ان سے نکاح کیااوران کی آزادی کوان کامہر قرار دیااوران کاولیمہ ملیدہ سے کیا۔

بخاری شریف میں ایک عورت کی شادی کااس طرح ذکر کیاجسے نبی ﷺ نے منعقد کروائی۔

جاء ت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت : إني وهبت منک نفسي . فقامت طويلا ، فقال رجل : زوجنيها إن لم تکن لک بها حاجة ، قال : (هل عندک من شيء تصدقها) قال : ما عندي إلا إزاري ، فقال : (إن أعطيتها إياه جلست لا إزار لک ، فالتمس شيئا) . فقال ما أجد شيئا ، فقال : (التمس ولو خاتما من حديد) . فلم يجد ، فقال : (أمعک من القرآن شيء) . قال : نعم ، سورة کذا ، سورة کذا ، لسور سماها ، فقال : (زوجناکها بما معک من القرآن) .(صحيح البخارى:5135

ترجمہ: ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میں اپنے آپ کوآپ کے لئے ہبہ کرتی ہوں۔پھر وہ دیر تک کھڑی رہی۔اتنے میں ایک مرد نے کہا کہ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت نہ ہو تو اس کانکاح مجھ سے فرمادیں۔آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس انہیں مہر میں دینے کے لئے کوئی چیز ہے؟اس نے کہا کہ میرے پاس اس تہمد کے سوا اور کچھ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنا یہ تہمد اس کودے دوگے توتمہارے پاس پہننے کے لئے تہمد بھی نہیں رہے گا۔کوئی اور چیز تلاش کرلو۔اس مرد نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔آپ نے فرمایا کہ کچھ توتلاش کرو، ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی! اسے وہ بھی نہیں ملی توآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔کیا تمہارے پاس کچھ قرآن مجید ہے؟انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں! فلاں فلاں سورتیں ہیں، ان سورتوں کاانہوں نے نام لیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ہم نے تیرانکاح اس عورت سے ان سورتوں کے کے بدلے کیاجوتم کو یاد ہیں۔

نکاح سے متعلق تمام احادیث کاخلاصہ یہ ہے کہ بس ایجاب وقبول کانام نکاح ہے، نہ قاضی وامام کی ضرورت، نہ تقریب کاانعقاد، نہ بارات وجہیز کاتصور اور نہ ہی کسی قسم کے رسم ورواج کی ضرورت ہے۔سطور ذیل میں اب اختصار سے نکاح پڑھانے کاذکر کرتاہوں تا کہ نکاح خواں کے لئے آسانی ہو اور مسنون طریقہ سے نکاح پڑھائے۔

نکاح سے پہلے شادی کاپیغام آچکا ہوتا ہے اور طرفین سے منگنی کے ذریعہ رضامندی کے ساتھ شادی کی بات پکی ہوچکی ہوتی ہے۔اب مسجد، مدرسہ یاکسی گھر پہ لڑکے والے جمع ہیں جہاں لڑکی کاولی(اگر ولی حاضر نہ ہو تواس کی رضامندی کے ساتھ کوئی وکیل) اور اس کے رشتہ دار بھی جمع ہیں۔نکاح کے ذریعہ لڑکا اور لڑکی کاعقد مسنون کیسے کیاجائے؟

پہلی بات : بارات کارواج غلط ہے لیکن نکاح کے موقع پر کچھ لوگوں کا جمع ہونا مستحب ہے اس سے نکاح کااعلان ہوجائے گا جس کاحکم نبی ﷺ نے دیا ہے۔

أعلِنوا هذا النِّكاحَ واضرِبوا عليْهِ بالغربالِ(صحيح ابن ماجه:1549

ترجمہ: اس نکاح کااعلان کیاکرو اور اس موقع پر دَف بجایاکرو۔

شیخ البانی نے اس حدیث کے پہلے ٹکڑے کوثابت ماناہے۔

دوسری بات: اس وقت سماجی اور حکومتی سطح پہ نکاح نامہ کی بڑی سخت ضرورت بن گئی ہے اس لئے قاضی صاحب جنہیں نکاح پڑھانے کے لئے مدعو کیا گیا ہے انہیں چاہئے کہ نکاح نامہ اور دیگر کاغذی امور مکمل کرلیں۔

تیسری بات: مہرطے ہوتو بہتر ہے اور اسے بھی لکھ لیاجائیتا کہ زوجین یاان کے خاندان والوں میں بعد میں کوئی تنازع نہ ہو اور مہر طے کرنے کی دلیل ملتی ہے، اللہ کافرمان ہے:

وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ(البقرة:237

ترجمہ: اور اگر تم عورتوں کوان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کرچکے ہوتو آدھامہر دیناہوگا۔

چوتھی بات: لڑکی کی طرف سے اس کے ولی کی رضامندی حاصل ہو اور وہ وہاں موجود ہو یااس کی رضامندی سے اس کاکوئی وکیل موجود ہو کیونکہ بغیر ولی کے کوئی نکاح نہیں ہوگا۔

(نبی ﷺ کافرمان ہے: **لا نِكاحَ إلَّا بوليٍّ(صحيح ابن ماجه:1537**

ترجمہ: بغیرولی کے نکاح نہیں ہے۔

اسی طرح یہ بھی فرمان رسول ہے: **أيُّما امرأةٍ نكَحَت بغيرِ إذنِ مَواليها، فنِكاحُها باطلٌ، ثلاثَ مرَّاتٍ۔(صحيح ابوداؤد: 2083**

ترجمہ: جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیااس کانکاح باطل ہے۔یہ بات آپ ﷺ نے تین بارکہی۔

پانچویں بات: نکاح ہوتے وقت دوعادل گواہ کی بھی ضرورت ہے جو اللہ کے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے۔

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ (الطلاق:2

ترجمہ: پس جب یہ عورتیں اپنی عدت پوری کرنے کے قریب پہنچ جائیں توانہیں یاتوقاعدہ کے ساتھ اپنے نکاح میں رہنے دو یادستور کے مطابق انہیں الگ کردو اور آپس میں سے دوعادل شخصوں کو گواہ کرلو۔

اس معنی کی کوئی صحیح مرفوع روایت نہیں ہے لیکن موقوفاصحیح ہے شیخ البانی نے حضرت عائشہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوموسی اشعری اور حضرت حسن سے موقوفاصحیح کہا ہے۔

لا نكاحَ إلا بوليٍّ وشاهدَينِ(إرواء الغليل:1858

ترجمہ: ولی اور دوگواہ کے بغیر نکاح نہیں ہوگا۔

یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ ولی گواہ نہیں بن سکتا۔

چھٹی بات: مذکورہ بالا کام ہوجانے کے بعد اب قاضی کو چاہئے کہ وہ لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرکے خطبہ مسنونہ جسے خطبۃ الحاجہ کہاجاتا ہے وہ پڑھیں ۔یادرہے خطبۃ الحاجہ پڑھناضروری نہیں ہے اس کے بغیر بھی صرف ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہوجائے گا تاہم اس کاپڑھنا مستحب ہے۔خطبہ الحاجہ کے الفاظ بتحقیق شیخ البانی جونبی ﷺ سے منقول ہیں وہ اس طرح ہیں:

إن الحمد لله نحمده، و نستعينه، ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئات أعمالنا . من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادی له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له . وأشهد أن محمداً عبدُه و رسولُه . يَاأَيها الذين آمَنُوا اتقُوا اللهَ حَقَ تُقَاته ولا تموتن إلا وأنتم مُسلِمُون ,يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِی تَتَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً, يَا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قَولاً سَديداً يُصلح لَكُم أعمالكم وَيَغفر لَكُم ذُنُوبَكُم وَمَن يُطع الله وَرَسُولَهُ فَقَد فَازَ فَوزاً عَظيماً(أما بعد) (خطبة الحاجة للالبانى

ساتویں بات: لوگوں کی کثرت ہو توامابعد کے بعد خطبہ میں مذکور تینوں آیات کی مختصر تشریح کردی جائے توکوئی حرج نہیں ہے مگر خطبہ کے بعد تقریر وبیان کو ضروری سمجھنا یا تقریر کرنے والے نکاح خواں کو بلانا تا کہ زوردار تقریر

کرے سنت سے ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی۔عہد رسول میں نکاح کے موقع پر تقریر کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے، خطبہ میں اپنی جانب سے قرآنی آیات اور احادیث کا پڑھنا بھی نکاح خواں کی طرف سے زیادتی ہے جس کا ثبوت نہیں ہے۔

آٹھویں بات: خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد امام / قاضی صاحب (جنہیں لڑکی کے ولی نے اپنا وکیل بنایا ہے) کو چاہئے کہ وہ لڑکے سے کہے کہ میں اپنی وکالت میں فلانہ بنت فلاں کا نکاح آپ سے کرتا ہوں کیا آپ کو قبول ہے ؟ تو لڑکا کہے کہ مجھے قبول ہے۔نکاح مکمل ہوگیا۔ایجاب وقبول میں مہر کا ذکر ضروری نہیں ہے طے ہو جانا ہی کافی ہے۔

نویں بات: بعض جگہوں پر قاضی صاحب لڑکی سے بھی رضامندی لینے جاتے ہیں اس کی ضرورت نہیں ہے ،لڑکی کی رضامندی اس کے ولی کو چاہئے جو کہ منگنی کے وقت ہی ہو چکی ہوتی ہے پھر لڑکی کی جانب سے اس کا ولی شادی کی رضامندی کا اظہار کرتا ہے۔منگنی کے موقع سے چاہے تو لڑکا لڑکی کو دیکھ سکتا ہے سنت سے اس کی دلیل ملتی ہے۔

دسویں بات: شروع میں نکاح کا فارم پر کیا گیا تھا اس پہ زوجین کے دستخط لے لئے جائیں،لڑکی کے پاس اس کا ولی یا اس کا کوئی محرم جاکر دستخط کروائے۔

ہر نکاح خواں،ولی،دلہا اور دلہن کو چاہئے کہ وہ نکاح کے ارکان وشروط کو جانے بلکہ ہر مسلمان کو جاننے کی ضرورت ہے۔

نکاح کے دو ارکان ھیں

- زوجین کا وجود اور ان دونوں کا آپس میں شادی جائز ہونا یعنی شادی میں رضاعت ونسب،عدت،حمل وغیرہ کی کوئی رکاوٹ نہ ہو۔
- ولی یا اس کے وکیل کی طرف سے ایجاب یعنی تعیین کے ساتھ فلانہ کی شادی کرانے کا ذکر اور لڑکے کی جانب سے قبول کرنا حاصل ہو۔

اورنکاح کی دو شرطیں بھی ھیں

ایک ولی کی اجازت ورضامندی اور دوسری دو عادل گواہ کی موجودگی ہیں اور نکاح کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔دو ارکان اور دو شرطیں پائی گئیں تو نکاح درست ہے۔

نکاح کے بعد اجتماعی صورت میں دعا کرنا ثابت نہیں ہے بلکہ انفرادی طور پر دلہا اور دلہن کو مبارکبادی دینا چاہئے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اس کی شادی کی مبارک باد دیتے تو فرماتے **بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر اللہ** تمہیں برکت دے، تم پر اپنی برکت (فرمائے اور تم دونوں کو خیر کے ساتھ اکٹھا رکھے۔(صحیح أبي داود:2130

اور دلہا کو چاہئے کہ لڑکی کی رخصتی کے بعد ولیمہ کرے۔ولیمہ سے متعلق عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی شادی کی حدیث گزری جس میں نبی نے کہا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری ہو۔

نکاح سے متعلق مزید چند باتوں کی وضاحت

- نکاح پڑھانے کے لئے کسی دوسری جگہ سے عالم یا قاضی بلانے کی ضرورت نہیں ہے لڑکی کا ولی لڑکا سے کہے میں فلانہ بنت فلاں کی شادی آپ سے کرتا ہوں اور لڑکا کہے میں قبول کرتا ہوں۔شادی ہوگئی۔ گاؤں میں عالم موجود ہو تو ان سے نکاح پڑھا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
- نکاح کے وقت لڑکا یا لڑکی سے کلمہ پڑھانا، توبہ کرانا اور ایمان مجمل وایمان مفصل بیان کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے یہ دین میں نئی ایجاد ہے۔
- عقد نکاح کے لئے عربی کلمات مثلا زوجت، نکحت، قبلت کے الفاظ کہنا ضروری قرار دینا غلط ہے کسی بھی زبان میں ایجاب وقبول ہوسکتا ہے۔
- لازما تین دفعہ ایجاب وقبول کروانا ضروری نہیں ہے بلکہ ایک مرتبہ بھی کافی ہے۔
- نکاح کے بعد چھوہارا تقسیم کرنا رسول اللہ یا اصحاب رسول اللہ کی سنت نہیں ہے یہ محض رسم ہے اسے ہٹانا بہتر ہے کیونکہ اس کی وجہ سے اکثر جگہوں پر تنازع ہوتا ہے۔بیہقی کی اس روایت کو شیخ البانی نے موضوع کہا ہے۔ **:كان إذا زوَّج أو تزوَّج نثَر تمرًا. (السلسلة الضعيفة:4198)** ترجمہ: جب نبی ﷺ شادی کرتے یا کراتے تو کھجور تقسیم کرتے۔
- نکاح ہونے کے بعد آنگن یا صحن میں دلہا اور اس کے خواص کو طلب کرنا اور اجنبی لڑکیوں کا ان سب سے ہنسی مذاق، چوری چماری، نازیبا کلام وحرکات ناجائز وحرام ہے اس کا گناہ وہاں موجود دیکھنے سننے اور مدد کرنے والے تمام لوگوں کو ملے گا۔
- مہر نہ تو ارکان نکاح میں سے ہے اور نہ ہی شروط میں سے ،اگر نکاح کے وقت مہر طے نہیں ہوا تو بھی نکاح صحیح ہے لیکن نکاح ہوجانے سے مہر مثل واجب ہوجاتا ہے۔
- مسجد میں نکاح کو سنت قرار دینا صحیح نہیں ہے کیونکہ مسجد میں نکاح سے متعلق روایت ضعیف ہے، نکاح مسجد، غیر مسجد کہیں بھی کر سکتے ہیں۔
- صرف چار لوگوں کی موجودگی ولی، لڑکا اور دو عادل گواہان سے شادی ہوجائے گی تاہم کچھ لوگ مزید جمع ہوجائیں تو اعلان نکاح ہوجائے گا مگر مروجہ بارات کا تصور اسلام میں نہیں ہے اس سے اجتناب کیا جائے۔
- **اوپر بیان** کئے گئے نکاح کے ارکان وشرائط پائے جائیں تو ٹیلی فون پر بھی نکاح درست ہے مگر لڑکی کو بھگا کر ایک دوسرے کے گلے میں ہار ڈال دینے یا انگوٹھی پہنا دینے یا کورٹ میں رجسٹریشن کرا لینے یا پارک میں جھولہ چھاپ نکاح خواں سے نکاح پڑھوا لینے سے نکاح نہیں ہوگا جب تک کہ لڑکی کا ولی راضی نہ ہو۔۔۔۔۔

اصلاح کا فارمولا

عبد الغفار سلفی

جب ہم اپنے گردوپیش کا جائزہ لیتے ہیں، جب بگڑتے ہوئے معاشرے کے طور طریقے دیکھتے ہیں، جب ہر طرف بے حیائی اور فحاشی کا طوفان دیکھتے ہیں، جب تین تین سال کی معصوم بچیوں کے ساتھ دست درازی کی خبریں سنتے ہیں، جب نوجوانوں کی بہکتی نظریں، خواتین کے نیم عریاں لباس دیکھتے ہیں تب یہ محسوس ہوتا ہے کہ اصلاح کے نام پر کی جانے والی ہماری ساری کوششیں دم توڑ رہی ہیں. ہمارے لاکھ دعووں کے باوجود برائیوں کا گراف دن بدن بڑھ رہا ہے، بچیوں کی تربیت پہلے سے زیادہ مشکل ہوتی جارہی ہے، نوجوانوں کے سدھرنے کے امکانات پہلے سے بھی کم ہوتے جا رہے ہیں. یہ سب دیکھ کر دل اداس ہو جاتا ہے، ارادے مضمحل ہو جاتے ہیں.

ہمارے پاس اصلاح کا فارمولا تو ہے لیکن موجودہ معاشرے پر وہ اپلائی کیسے ہو گا یہ سمجھ میں نہیں آتا. یہ جلسے، یہ تقریریں، یہ کتابیں، یہ مجلّات، یہ اصلاح کے بلند بانگ دعوے کیا واقعی اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں؟ مجھے تو نہیں لگتا. ہم نہ خود کی اصلاح کر پا رہے ہیں نہ سماج کی برائی ایک چیلنج بنتی جارہی ہے اور اس چیلنج سے نپٹنے کی فی الحال ساری کوششیں بے اثر ثابت ہو رہی ہیں، آپ کا کیا خیال ہے؟

فیصلہ

فرض کیجئے آپ چائے کا کپ ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں اور کوئی آپ کو دھکا دے دیتا ہے، تو کیا ہوتا ہے؟ آپ کے کپ سے چائے چھلک جاتی ہے۔اگر آپ سے پوچھا جائے کہ آپ کے کپ سے چائے کیوں چھلکی؟ تو آپ کا جواب ہوگا: کیونکہ فلاں نے مجھے دھکا دیا۔

غلط جواب۔درست جواب یہ ہے کہ آپ کے کپ میں چائے تھی اسی لئے چھلکی۔آپ کے کپ سے وہی چھلکے گا جو اس میں ہے۔اسی طرح جب زندگی میں ہمیں دھکے لگتے ہیں لوگوں کے رویوں سے، تو اس وقت ہماری اصلیت ہی چھلکتی ہے۔آپ کا اصل اس وقت تک سامنے نہیں آتا جب تک آپ کو دھکا نہ لگے۔

تو دیکھنا یہ ہے کہ جب آپ کو دھکا لگا تو کیا چھلکا؟

صبر، خاموشی، شکر گزاری، رواداری، سکون، انسانیت، وقار۔یا غصہ، کڑواہٹ، جنون، حسد، نفرت، حقارت۔

چن لیجئے کہ ہمیں اپنے کردار کو کس چیز سے بھرنا ہے۔

فیصلہ ہمارے اختیار میں ہے..!!

معراج

اُس نے بیٹھے بیٹھے اچانک کہا' اصل میں معراج دو تھیں!!!

میں چونکا! اور اسکی طرف گھُور کر دیکھا!!

وہ مُسکرایا اور کہا، پہلے میری بات پوری سُن لو!!

میں نے کہا' تم نے پھر کوئی نئی تھیوری پیش کرنی ہوگی۔۔ وہ ہنسنے لگا۔۔کہا' یار تم لوگ بس میری مخالفت ہی کرتے رہتے ہو۔۔ کم از کم سوچا تو کرو میری بات میں کچھ نہ کچھ تو سچائی ہوسکتی ہے۔۔

میں نے کہا' اچھا اب کہو بھی کیا کہنا چاہتے ہو!!

وہ تھوڑا سا آگے ہوا اور فلسفیانہ انداز میں بولا۔۔ ہم لوگ واقعہ معراج کا صرف ایک رُخ دیکھتے ہیں۔۔ جو کہ خالصتاً روحانی ہے۔۔اللہ پاک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روح وجسم سمیت آسمانوں پر بلایا، سیر کرائی، اپنی قدرت کے کرشمے دکھائے، انہیں سدرۃ المنتہٰی سے بھی آگے بُلایا۔۔ایسی جگہ جہاں خالق اور محبوبِ خالق کے سوا کوئی نہ تھا۔۔رازونیاز ہوئے۔۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 5 عدد نمازوں کا تحفہ لے کر واپس آگئے۔۔ یہ تو تھا واقعہ معراج کا خُلاصہ جسے ہم بچپن سے پڑھتے سُنتے آئے ہیں۔۔ میں نے کہا' یہاں تک تو کوئی اعتراض نہیں مجھے۔۔

اس نے کہا' یہ تو تھی پہلی معراج۔۔۔۔۔۔۔

دوسری معراج اس واقعہ معراج کے بعد ہوئی۔۔۔اور وہ انسانیت کی معراج تھی۔۔۔۔۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے دنیا میں واپس تشریف لائے۔۔ اللہ اللہ۔۔۔ کیا شرف ہے۔۔کیا عظمت ہے۔۔کیا خصوصیت ہے۔۔ ذرا سوچو تو!! بندہ لکھنا چاہے تو الفاظ ساتھ چھوڑ دیں۔۔لکھنا تو دور، بندہ سوچے کی کوشش بھی کرے تو ذہن جواب دے جاتا ہے۔۔ مگر ایسا درجہ پا لینے کے بعد واپس آ کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں ؟؟"میں تو تمہارے جیسا ہی انسان ہوں"۔

ہمارے جیسے؟؟انسان؟؟؟

یہاں لوگ کچھ نہ کر کے بھی دو دو لائن کے نام بنا لیتے ہیں۔۔اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے بعد بھی کہتے ہیں کہ "میں ایک انسان ہوں تمہارے جیسا"۔۔!!

معراج ہے یہ عاجزی کی۔۔ یہ اصل معراج ہے جس میں انسان اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔۔ کسی قسم کے تفاخر کا شائبہ بھی نہیں۔۔لوگ 9 سالہ عالم کا کورس کر کے فرشتوں اور انسانوں کے درمیان والی کسی جگہ جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔۔ یہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ پاک سے ملاقات کر کے بھی کہتے ہیں کہ "میں تو انسان ہوں" یہ بھی تو واقعہ معراج کا ہی سبق ہے۔۔ کہ انسان بہرحال انسان ہی ہے۔۔ اور انسان ہی رہے گا۔۔۔۔

وہ رُکا۔۔۔ پھر کہنے لگا۔۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ معراج دراصل دو تھیں۔۔ ایک روحانی۔ جس میں رسولؐ پاک کے درجات کو فرشتوں کی پہنچ سے بھی اوپر لے جایا گیا۔۔اور دوسری انسانیت کی معراج۔۔ جب اتنی بلندی پر پہنچ کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاجزی کی حد کر دی۔۔ وہ عاجزی جو اللہ پاک کو بے حد پسند ہے!!!

وہ خاموش ہوگیا۔۔۔ اور میں چپ چاپ بیٹھا اُس کا منہ تکتا رہا۔۔!!

اے محمدؐ، کہو کہ اگر سمندر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے روشنائی بن جائے تو وہ ختم ہوجائے مگر میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں، بلکہ اتنی ہی روشنائی ہم اور لے آئیں تو وہ بھی کفایت نہ کرے -اے محمدؐ، کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے، پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے (سورۃ کہف- 109, 110)

USES OF NEED (NEED کے استعمالات)

ابو عبیدہ جلال الدین القاسمی (لیکچرار آر ایم پٹیل جونیئر کالج)

انگلش گرامر

(1) جب Need بمعنیٰ stand in need of (درکار ہونا، مطلوب ہونا) اور require (حاجت یا غرض رکھنا، طالب ہونا، چاہنا) استعمال ہو تو زمانہ حال میں واحد غائب کے صیغے کے ساتھ needs کا ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

(1) When '*need=stand in need of, require*', it has Third Person Singular Present Tense *needs*.

(a) I *need* to work harder.
(b) I *need* a holiday.
(c) We *need* many things for our journey.
(d) She *needs* a little rest.
(e) He *doesn't need* new shoes.
(f) Does she *need* a new frock.
(g) It *needs* to be done with great care.
(h) The work *needs* time and patience.
(i) The blind man *needs* somebody to help him across the road.
(j) These socks *need* to be darned (need darning).
(k) Do you *need* to work so hard?
(l) He *doesn't need* to work so hard, does he?
[Here the meaning *is 'be obliged', 'be compelled'*.]

(2) Need کا استعمال بطور فعلِ معاون (anomalous finite) مثبت (affirmative) جملہ میں نہیں ہوتا ہے۔ اسکا استعمال صرف منفی یا اِنکاری (negative) اور استفہامی یا سوالیہ (interrogative) جملوں میں ہی ہوتا ہے۔ دونوں صورتوں میں زمانہ حال میں واحد غائب کے صیغے کے ساتھ بغیر (-s) کے مستعمل ہے، جیسے:

(2) The anomalous finite *need* is not used in the affirmative. It is used only in the negative and interrogative. It forms its Third Person Singular, Present Tense, without *s*; as,

(A) NEGATIVE SENTENCES

(a) I needn't go to my doctor today in the evening.
('DO' is not here, so 'NEED' itself is the helping verb here. So 'GO' is bare infinitive.)
(b) He *need* not copy out the whole page.
(c) She *need* not come here tomorrow.
(d) He *need* not worry at all about us.
(e) She *need* not write all of them, but she must write the last two.
(f) Need he work so hard?
(g) He *needn't* work so hard, need he?
(h) Need she apologize to him?
(i) I do not need to go to my doctor today in the evening.
(Here 'DO' is the helping verb, therefore 'NEED' is the main verb; so 'GO' is to- infinitive)

NOTE:- The regular verb can be used in the Past Tense with a *to-infinitive*.

They didn't *need* to hurry.[=It was not necessary for them *to hurry*.]

(B) AFFIRMATIVE SENTENCES:

(a) I need to go to my doctor today in the evening.
(The sentence is afrmative, so 'NEED' is the main verb here. You see 'GO' is to-innitive.)
(b) He needs water. (Neagative: He doesn't need water.)
(c) I needed a pen.

Note: In **negative** or **interrogative** sentences, we must use 'DO/DID' with 'NEED' when it is followed by a **'noun phrase or gerund'**;
(a) You do not need special tools for this job.
(b) I don't need any help, thank you.
(c) I didn't need any further encouragement.

(i) Correct: You don't need an umbrella.
Incorrect: You needn't an umbrella.
(ii) Correct: Do you need an umbrella?
Incorrect: Need you an umbrella?
(iii) Correct: My hair doesn't need cutting for at least another month. (His hair is not to be cut)
Incorrect: My hair needn't cutting for at least another month.
(iv) Correct: Does my hair need cutting?
Incorrect: Need my hair cutting?

NOTE:- Like other modals, NEED when is a modal verb, doesn't take 's' with it even if the subject is third person singular (he, she, it). But it does take 's' with it in affirmative sentences in such a case as in affirmative sentences it acts as a main verb;

MODALS: Correct: He need not do it. But **Incorrect:** He needs not do it.
MAIN VERBS: Correct: He needs to do it. But **Incorrect:** He need to do it.

cotinue...

ماہنامہ ابصار
انعامی مقابلہ نمبر 5
TOKEN
TOKEN

ماھنامہ ابصار انعامی مقابلہ نمبرہ
Absaar Monthly Quiz Contest No. 5

پہلا انعام: سو روپئے نقد، ایک عدد کتاب گیارھویں جماعت کی یو وَک بھارتی کا اردو ترجمہ، ایک عدد خوبصورت پین، ماہنامہ ابصار ایک سال کے لئے مُفت

دوسرا انعام: پچاس روپئے نقد، ایک عدد کتاب گیارھویں جماعت کی یو وَک بھارتی کا اردو ترجمہ، ایک عدد خوبصورت پین، ماہنامہ ابصار ایک سال کے لئے مُفت

تیسرا انعام: ایک عدد کتاب گیارھویں جماعت کی یو وَک بھارتی کا اردو ترجمہ، ایک عدد خوبصورت پین، ماہنامہ ابصار ایک سال کے لئے مُفت

چوتھا انعام: ایک عدد خوبصورت پین، ماہنامہ ابصار ایک سال کے لئے مُفت

محترم قارئین! ماہنامہ اِبصار انعامی مقابلہ نمبر ۴ کے کُل ۲۷ جوابی کارڈس موصول ہوئے، جن میں سے صِرف ۸ لوگوں کے جوابات مکمّل طور پر دُرست تھے۔ لِہٰذا اس ماہ کے چار خوش قسمت انعام یافتہ قارئین کے نام ہیں:
(۱) جمال محمدی، بجنور (۲) ثناء خان، علی گڑھ (۳) عرشیہ بانو حفیظ احمد، دھولیہ (۴) زینب خاتون فردوسی، پونہ

گُزشتہ ماہ کے دُرست جوابات: (۱) تمنّا (۲) کِڈل (۳) بکری (۴) غریب مُلک، بیمیکو (۵) ساقی فاروقی (۶) سرگزشت (۷) سقراط (۸) ایک (۹) پانچ کلو کے قریب (۱۰) اَحمَرَہ بشُمول الف اور ب

انعامی مقابلہ نمبر 5 کے سوالات

(1) مادہ بھیڑیے کی مدتِ حَمَل کتنے دن ہوتی ہے؟
(الف) ٦٠ (ب) ٨٠ (ج) ٩٠

(۲) بھیڑیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کی بُو محسوس کرلیتا ہے اور اسے معلوم ہوجاتا ہے کہ انسان اس سے ڈر گیا ہے۔
(الف) cortisone (ب) پسینہ (ج) خون

(۳) ایک ہاتھی کی عمر زیادہ سے زیادہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتی ہے۔
(الف) تیس (ب) ستر (ج) سو

(۴) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ولادت کے وقت کسی دریا میں چلی جاتی ہے اور پانی میں کھڑے کھڑے بچہ جنتی ہے۔
(الف) شیرنی (ب) ہتھنی (ج) گھوڑی

(۵) مندرجہ ذیل شعر کس شاعر کا ہے؟
نہ جیب میں نہ گریباں میں تار باقی ہے ۔ یہ سن رہا ہوں کہ فصلِ بَہار باقی ہے
(الف) سلیم کوثَر (ب) اَصغَر گونڈوی (ج) صبا لکھنوی

(٦) ہر بیماری کا علاج ہے سوائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کے۔
(الف) پریشانی (ب) موت (ج) بُڑھاپے

(7) ولو شئنا لرفعناہ بھا سے معلوم ہوتا ہے کہ بلندی اور رفعت صرف علم سے نہیں آتی بلکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے آتی ہے۔
(الف) اتباعِ حق (ب) علماء سے نسبت (ج) ولایت

(۸) قرآن میں سورہ یوسف میں لفظ۔۔۔۔۔۔۔۔دو مرتبہ آیا ہے۔
(الف) بعیر (ب) بحیرہ (ج) ابل

(۹) مختلف رسیوں کو بَٹ کر جو ایک موٹی رسی تیار کی جاتی ہے اس کو عربی میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔
(الف) حبل (ب) جمل (ج) ابل

(۱۰) ادَب کے لُغَوی معنیٰ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
(الف) معتبر ہونا (ب) مہذب ہونا (ج) مُستَنَد ہونا

نوٹ: تمام سوالات کے جوابات اخبار ابصار کے پچھلے شماروں سے حاصِل کئے جاسکتے ہیں۔ درج بالا سوالات کے نمبر لکھ کر صرف اور صرف جوابات پوسٹ کارڈ پر **ٹوکَن** کے ساتھ اپنا پورا نام، پتہ، موبائل نمبر لکھ کر اخبار ابصار کے پتے پر روانہ کریں۔ مَقامی حضرات پیر سے سنیچر کے دن صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے کے درمیان اپنے حَل دی نالج پری پرائمری انگلش میڈیم اسکول، نزد این سی پی آفِس، مشاوَرَت چوک (مالیگاؤں) میں آ کر جمع کروائیں اور انعام یافتہ قارئین اپنے انعامات وُصول کریں۔ زائِد حَل ملنے کی صورت میں چار مکمل درست جوابات پر قرعہ اندازی کے ذریعے انعامات دئے جائیں گے۔ اپنے جوابات ہمیں 15 ، دسمبر تک روانہ کریں، اس کے بعد آنے والے جوابات قبول نہیں کئے جائیں گے۔ انعامات کا اعلان **دسمبر** کے آخری ہفتے میں شائع ہونے والے اگلے شُمارے میں کیا جائے گا۔ ادارہ کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

خصوصی اطلاع

قارئین اخبار کے مختلف گوشوں کے لئے اپنے غیر طبع شُدہ مُراسَلات، تحقیقی مقالات اور اپنی تخلیقی کاوشیں ہمارے ای میل یا وھاٹساپ پر اپنے مکمل نام اور پتے کے ساتھ بھیجیں۔

Email : ABSAARAKHBAR@GMAIL.COM
WHATSAPP : 8657323649

خبریں ایک نظر میں

دیس

* 12 نومبر 2017 کو دہلی میں منعقد ہونے والی MEP پارٹی کی کانفرنس زبردست کامیابی سے ہمکنار۔ اس پارٹی کی سربراہ ہیرا گولڈ کمپنی کی C.E.O ڈاکٹر نوہیرا شیخ ہیں۔
* فلم پدماوتی کے خلاف احتجاج۔ فلم کے ڈائریکٹر اور ہیروئن کو جلادینے اور سرقلم کرنے پر کروڑوں کے انعام کا اعلان۔
* چترکوٹ کے ضمنی الیکشن میں کانگریس کی شاندار فتح۔
* پردیومن مرڈر کیس میں ملی بس کنڈکٹر اشوک کمار کو ضمانت۔ سی بی آئی نے ریان اسکول کے ہی گیارہویں جماعت کے طالب علم کو پردیومن کے قتل کا ملزم بنایا۔
* لالو پرساد یادو نے کہا: مودی کے دور اقتدار میں ملک بحران سے گزر رہا ہے۔
* فلم اسٹار کمل ہاسن نے کہا: میری سیاست کا رنگ بھگوا نہیں ہوگا۔

ودیس

* مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی حدود میں تصویر کشی اور ویڈیو شوٹنگ بنانے پر پابندی۔
* مصر: نماز جمعہ کے دوران مسجد میں حملہ، 300 سے زاید افراد جاں بحق۔
* ٹرمپ کے حکم پر ایٹم بم نہیں چلاؤں گا: امریکی کمانڈر جنرل جان ہیٹن۔
* 37 سال تک زمبابوے پر حکومت کرنے والے صدر موگابے کے اقتدار کا سورج آخر کار غروب: فوجی بغاوت کے کئی دنوں بعد موگابے نے دیا صدارت سے استعفیٰ۔
* حافظ سعید کو گرفتار کرو ورنہ انجام بھگتنے کو تیار رہو: امریکہ۔
* روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی، امریکہ کا میانمار پر پابندی کا عندیہ۔
* وائے پی جی کو اسلحہ کی فراہمی ایک احمقانہ حرکت تھی: ڈونلڈ ٹرمپ۔
* سعودی عرب میں غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کریک ڈاؤن، 24 ہزار افراد گرفتار۔
* دنیا کی معروف ٹیکسی سروس اوبر کے 5 کروڑ 70 لاکھ صارفین کا ڈیٹا ہیک ہونے کا انکشاف۔
* سعودی عرب پر دہشت گرد اور میزائل حملوں کا خطرہ: امریکی محکمہ خارجہ۔

خوشخبری

الحمدللہ!! اسرار و رموز، نکات و لطائف سے معمور قرآنِ حکیم کی منفرد تفسیر کی ٹائپنگ کا کام تقریباً تقریباً مکمل ہوچکا ہے۔ یہ تفسیر کم و بیش ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ہوگی جو فضیلۃ الشیخ حافظ جلال الدین القاسمی کے دس سال سے زائد قرآن کے مطالعے کا نتیجہ ہے اور ان شاءاللہ رمضان مبارک سے قبل اردو زبان میں حیدرآباد سے اور ہندی زبان میں اندور سے چھپنے والی ہے۔ اس تفسیر کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ پوری تفسیر ادبی انداز میں ہے۔ اس تفسیر کا نام تجویز کیا جارہا ہے اور ابھی زیادہ تر رجحان "ذکر اللعٰلمین" کے نام پر ہے۔

اہم اعلان

ان شاءاللہ جلد ہی جامعۃ النسواں السّلفیہ تروپتی میں شیخ حافظ جلالالدین القاسمی کا سہ روزہ دورہ تدریبیہ ہوگا جس میں اس مرتبہ ایک اہم اور انتہائی مشکل علم "علم الفرائض (علم المیراث) پر ہوگا۔ اس میں بھی پہلے کی طرح شیخ انتہائی آسان اور دلچسپ انداز میں اس فن کو پڑھائیں گے۔

The Knowledge Pre Primary English Medium School

ایک حیرت انگیز اسکول

ایک حیرت انگیز تعلیمی معیار

الحمدللہ!! The Knowledge Pre Primary English Medium School ترقی کے منازل کی طرف رواں دواں ہے۔ تعطیلات منہا کر کے اب تک چار مہینوں میں ہماری نرسری کے طلبہ وطالبات جنکی عمر ساڑھے تین اور چار سال کے درمیان ہے کیلئے انگلش عربی اور سنسکرت، کچھ میتھ اور سائنس کے مبادیات اسطرح فراہم کردیئے گئے ہیں کہ انھیں سن کر اساتذہ حیران اور ساتویں اور آٹھویں کلاس کے طلباء پسینہ چھوڑ دیں۔ نومبر اور دسمبر میں پڑھائے گئے نصاب کو پختہ کروایا جائے گا اور جنوری، فروری، مارچ، اپریل ان چار مہینوں میں میتھ اور سائنس پر زبردست زور دیا جائے گا۔ ان شاءاللہ

The ABSAAR Monthly Printed, Published and owned by Jalaluddin Mutiullah Quasmi, Printed at SHARP OFFSET PRESS at Kusumba Road, Malegaon(NASHIK) 423203 & Published at S. NO. 65/3,Plot No.2 , Nishat Nagar,Ayesha Nagar Road, Malegaon(NASHIK) 423203. Editor : Jalaluddin Mutiullah Quasmi EMAIL : absaar.urdu@gmail.com